احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 15 دسمبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 15 دسمبر 2001ء 29 رمضان 1422 ہجری - 15 فتح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 287

رسول اللہؐ کی عید کا ایک منظر

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے - پہلے نماز پڑھاتے پھر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے انہیں وعظ و نصیحت فرماتے - اور اچھے کاموں کا حکم دیتے اگر کوئی لشکر بھجوانا چاہتے تو اسے بھجواتے - یا کوئی اور حکم دینا چاہتے تو وہ دیتے اور پھر تشریف لے جاتے -

(صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی المصلی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تحفہ عید

حضرت مسیح موعود نے یکم جنوری 1903ء کو عیدالفطر کی مبارک صبح کو فجر کے وقت اپنے الہام بطور ہدیہ عید سنائے -

فرمایا: اول ایک خفیف خواب جو کشف کے رنگ میں تھا مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے پھر وہ کشفی حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل ہوگئی چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں: -(-)

خدا جو رحمان ہے تیری سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا خدا کا امر آ رہا ہے تم جلدی نہ کرو یہ ایک خوشخبری ہے -

صبح پانچ بجے کا وقت تھا یکم جنوری 1903ء یکم شوال 1320ھ روز عید جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی -

نوٹ: - چونکہ ہمارے ملک میں یہ رسم ہے کہ عید کے دن صبح ہوتے ہی ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرتے ہیں سو میرے خداوند نے سب سے پہلے یعنی قبل از صبح پانچ بجے مجھے اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہدیہ بھیج دیا ہے - اس ہدیہ پر ہم شکر کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 625)

قادیان میں عیدالفطر

حضرت مسیح موعود نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے - گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے (بیت) اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد دی -

اتنے میں حکیم نورالدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس (-) نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے -

ظہر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے تو کمر کے گرد ایک صافہ لپٹا ہوا تھا - فرمایا کہ

کچھ شکایت درد گردہ کی شروع ہو رہی ہے اس لئے میں نے باندھ لیا ہے ذرا غنودگی ہوئی تھی اس میں الہام ہوا ہے -

تاعود صحت

فرمایا کہ

صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے - جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہوسکتا ہے -

(ملفوظات جلد دوم ص 627)

مجاہدہ

فرمایا: عید رمضان اصل میں ایک مجاہدہ ہے اور ذاتی مجاہدہ ہے اور اس کا نام بذل الروح ہے -

(ملفوظات جلد اول ص 327)

درس قرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس رمضان کا آخری درس قرآن 15 دسمبر بروز ہفتہ ارشاد فرمائیں گے جس کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوگی اتوار کو درس نہیں ہوگا -

حضور کا عیدالفطر کا خطبہ 17 دسمبر بروز سوموار پاکستانی وقت کے مطابق 30-3 سہ پہر بیت الفضل لندن سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا - احباب بھرپور استفادہ فرمائیں -

میرا پیغام یاد رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: -

''اور آئندہ عید میں بھی میرا وہ پیغام یاد رکھیں کہ آپ کی سچی عید تب ہوگی جب آپ غریبوں کی عید کریں گے - ان کے دکھوں کو اپنے ساتھ بانٹیں گے - ان کے گھر پہنچیں گے، ان کے حالات دیکھیں گے، ان کی غریبانہ زندگی پر ہوسکتا ہے آپ کی آنکھوں سے کچھ رحمت کے آنسو برسیں - کیا بعید ہے کہ وہی رحمت کے آنسو آپ کے لئے ہمیشہ کی زندگی سنوارنے کا موجب بن جائیں - ہوسکتا ہے کہ آپ کو پہلے علم نہ ہو کہ غریب کیا ہے اس وقت پتہ چلے اور آپ کے اندر ایک عجیب انقلاب پیدا ہو جائے''-

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 فروری 96ء الفضل انٹرنیشنل 5 - اپریل 96ء)

''خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے - (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

اس کے لئے خوشبو نے نیا تخت اتارا

قصیدہ در مدح حضور انور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اے طبعِ رسا! آج کچھ اس طرح رواں ہو
الفاظ وہ چن جن پہ ستاروں کا گماں ہو
کہنے کو تو باسی ہوں میں اقلیم سخن کا
پھیلا ہوا اک ارضِ معانی کا جہاں ہو
مضمون سعادت کا عقیدت کا بیاں ہو
پر ناز ہے بلبل ہوں مسیحا کے چمن کا

اعداء ہیں کہ حیران ہیں بادیدہ نم ہیں
صحراؤں میں اتریں تو وہ گلزارِ ارم ہیں
ہر خطے میں پیارے! تیرے اوصاف نظر آئیں
ہر ملک میں اولادِ مسیحا کے قدم ہیں
اللہ کے مہدی کی ذریت پہ کرم ہیں
کتنا ہی اندھیرا ہو مگر صاف نظر آئیں

قرآں کے تراجم کا عمل جاری و ساری
دن ان کے جو قبضے میں ہیں راتیں ہیں ہماری
جب زخم لگا ہم نے کبھی آہ نہیں کی
تعمیرِ معابد کی روایات بھی جاری
سجدوں میں بڑے زور سے ہے گریہ وزاری
اور کفر کے فتووں کی بھی پرواہ نہیں کی

مے خانے میں وہ سب کو بلائے کوئی آئے
ہے یہ تو محبت کی سرائے کوئی آئے
کوئی عار کسی کو بھی پلانے میں نہیں ہے
عرفان کی مے مفت پلائے کوئی آئے
دولت یہ سمیٹے کوئی آئے کوئی آئے
ساقی، مرے ساقی سا زمانے میں نہیں ہے

ہوتا نہیں اس کا درِ الطاف کبھی بند
تنویرِ محبت کو کیا آپ نے دو چند
اپنا تو وہی رختِ عمل ہے جو کہے وہ
مہدی کا یہ پوتا ہے تو محمود کا فرزند
دنیا میں کوئی اور بھی ہے ایسا خرد مند
اللہ! تری خاص حفاظت میں رہے وہ

اللہ نے اسے تختِ خلافت پہ بٹھایا
پھر اس پہ رکھا شفقتِ الہام کا سایا
ہے بات حقیقت کوئی مانے کہ نہ مانے
یہ بارِ گراں روتے ہوئے اس نے اٹھایا
ہے تیرا کرم یہ تیرا انعام خدایا
وہ مفت لٹاتا ہے دعاؤں کے خزانے

جو اوج ملا آج تو ہے اس کی بدولت
شہرت کا ملا تاج تو ہے اس کی بدولت
سر اپنے کو کیوں آج خمیدہ نہ کروں میں
یہ فکر کی معراج تو ہے اس کی بدولت
عزت ہے اگر آج تو ہے اس کی بدولت
کیوں نذرِ حضور آج قصیدہ نہ کروں میں

لاہور میں ربوہ میں یا لندن میں رہے وہ
خوابوں میں بسے ذہن کی درپن میں رہے وہ
اس دور میں گر مردِ قلندر ہے تو وہ ہے
اک چاند سا چہرہ میرے آنگن میں رہے وہ
رگ رگ میں، مری جان میں دھڑکن میں رہے وہ
اور ظرفِ محبت کا سمندر ہے تو وہ ہے

وہ مجھ سے تہی دست کو بھی یاد ہے رکھتا
وہ رنج کے ماروں کو بہت شاد ہے رکھتا
صحرائے مسافت میں گھٹاؤں کی طرح ہے
ویران جو دل ہیں انہیں آباد ہے رکھتا
ہم جیسوں کو وہ صورتِ اولاد ہے رکھتا
وہ شخص کڑی دھوپ میں چھاؤں کی طرح ہے

تجھ سے گلے ملنے کی تمنا تو بڑی ہے
پر روٹھی ہوئی مجھ سے مقدر کی گھڑی ہے
بس میں ہوں کتابیں ہیں رسالے ہیں قلم ہے
اک ویزے کی دیوار سی رستے میں کھڑی ہے
اس دور میں ہر شخص کو بس اپنی پڑی ہے
عزت ابھی باقی ہے یہ مولا کا کرم ہے

اللہ کا تصدیق کنندہ ہے تو وہ ہے
اس دور میں گر امن دہندہ ہے تو وہ ہے
ہمت ہے کسی میں تو نکل کر کوئی دیکھے
نیکی کا نمائندہ جو زندہ ہے تو وہ ہے
کوئی اوجِ فلک پر جو پرندہ ہے تو وہ ہے
میدانِ دلائل میں اتر کر کوئی دیکھے

بڑھ کر میری اوقات سے عزت جو ملی ہے
ان مہر بہ لب ہونٹوں کو جرأت جو ملی ہے
الفاظ کی ترتیب کا دعویٰ مجھے کب ہے
لفظوں کو مرے شوکت و سطوت جو ملی ہے
ہے ناز مجھے نعمتِ مدحت جو ملی ہے
یہ مہدیٔ دوراں کی غلامی کا سبب ہے

کہنے کو زمیں حرف کی زرخیز زمین ہے
خوشبو کی طرح حسنِ معانی کی جبیں ہے
لفظوں کو سلیقے کی جو چادر سی ملی ہے
اس وادیٔ رنگین کی ہر چیز حسین ہے
پر کھیل یہ بچوں کا کوئی کھیل نہیں ہے
بالوں کی سفیدی سے یہ پوشاک سلی ہے

اک خاص تعلق ہے اسی گھر سے ہمارا
گو ہم کو بہت گردشِ حالات نے مارا
کیا طرفہ سعادت کا صلہ پایا ہے ہم نے
یہ بحر ہے وہ جس کا نہیں، کوئی کنارا
مٹ جاتے اگر ہوتا نہ بیعت کا سہارا
پشتوں سے اسی گھر کا نمک کھایا ہے ہم نے

تجھ سا تو کوئی مردِ سخن ور نہیں دیکھا
غیروں کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا
میں ہجر میں تڑپا ہوں بہت سترہ برس تک
دیکھا ہے ترا گھر تو کوئی گھر نہیں دیکھا
ایڑی نہیں گھومی کبھی مڑ کر نہیں دیکھا
اب فاصلہ کتنا ہے رہائی سے قفس تک

اس گھر سے سلیقے کی ملی مجھ کو گدائی
اس گھر کی نہ کیوں کرتا رہوں مدح سرائی
درشن کے بغیر آج سوالی نہ اٹھے گا
اس گھر سے ہی عزت ہے ملی اور بڑائی
اس گھر کے قریں اس لئے دھونی ہے رمائی
درویش جو بیٹھا ہے تو خالی نہ اٹھے گا

ہے اس کا بلندی پہ مقدر کا ستارا
محبوب ہے وہ سارے گلستاں کا سہارا
پردیس میں بھی سرخ گلابوں میں گھرا ہے
اس کے لئے خوشبو نے نیا تخت اتارا
پھر خوشیاں لئے آئی دسمبر کی اٹھارا
اے طاہرِ دیں! آج تیری سالگرہ ہے

عبدالکریم قدسی

کیا آپ عید الفطر سے پوری طرح لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں

ہر مذہب کا خلاصہ عبادت الٰہی اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی ہے

یہی دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے

عید سے لذت اٹھانی ہے تو عید کی خوشیوں میں غریبوں کو شامل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ عید الفطر 12 جولائی 1983ء میں فرمایا

''آج میں نے سوچا کہ میں احباب جماعت کو بتاؤں کہ بات کیا ہے۔ کیوں ان کی عید بور ہوتی ہے۔ اور اس عید میں لذت پیدا کرنے کا طریق کیا ہے(۔) رمضان المبارک کے کئی اسباق ہیں ان میں سے دو بڑے گہرے سبق ہیں جو دراصل رمضان ہی کا نہیں بلکہ ہر مذہب کا خلاصہ ہیں ان میں سے ایک عبادت الٰہی ہے اور دوسرا بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی اور پیار اور خدمت خلق اور لوگوں کے دکھ سکھ میں شریک ہونا ہے۔ یہ دو گہرے سبق ہیں جو رمضان ہمارے لئے لے کر آتا ہے۔ اس درخت پر اگر عبادت کے سوا کوئی اور پھل لگا ہوا آپ دیکھیں گے اور اپنی توقع کے مطابق اس پھل سے لذت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو سخت مایوسی ہو گی۔ اس پر تو عبادت کا پھل لگنا چاہئے۔ اور عبادت کا پھل سمجھ کر جب آپ عید منائیں گے تو پھر آپ عید کا لطف اٹھائیں گے۔ اس عید پر تو خدمت خلق کا پھل لگنا چاہئے اگر آپ اس کے سوا کچھ اور غرضیں لے کر اس عید میں داخل ہوں گے تو سخت بور ہوں گے(۔) اس نقطہ نگاہ سے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آج کے دن امراء اپنے غریب بھائیوں کے گھروں میں جائیں اور وہ تحفے جو آپس میں بانٹتے ہیں ان میں اپنے غریب بھائیوں کو بھی شامل کریں۔ آپس میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ بانٹیں کیونکہ یہ حق ہے۔ ذی القربیٰ کا بھی حق ہے۔ دوستوں کا بھی حق ہے، یہ حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ لیکن ایک حق جو آپ مار کر بیٹھ گئے ہیں جب تک وہ حق ادا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نظارہ نہیں دیکھ سکیں گے۔(۔)

آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں جو ان کے گھر میں زائد پڑی تھیں اور جو ان کا پیٹ خراب کرنے کے لئے مقدر تھیں وہ غریب بچوں کا پیٹ بھرنے کے لئے ساتھ لے جائیں اور وہ زائد پھل بھی جس نے زائد از ضرورت استعمال کی وجہ سے ان کو ہیضہ کر دینا تھا۔ غریب بچوں کو دیں تا کہ ایک دن تو ایسا ہو کہ ان کو بھی کچھ نصیب ہو۔ تو کچھ وہ پھل پکڑیں کچھ مٹھائیاں گھر سے اٹھائیں، کچھ بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے تھے وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو! آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو، ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے، ان کو عید مبارک دیں گے ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے۔ اگر منظم طریق پر اس کام کو کیا جائے تو اس کا بہترین طریق یہ ہوگا کہ آپ صدر محلّہ کے پاس پہنچیں تا کہ لوگ ایک ہی گھر میں بار بار نہ جائیں اور ایسے گھروں میں نہ جائیں جہاں ضرورت نہ ہو۔ صدر محلّہ کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے محلے میں کون کون سے غریب لوگ رہتے ہیں جو اس حسن سلوک کے زیادہ مستحق ہیں۔ کون کون سے یتامیٰ ہیں۔ کون کون سی بیوگان ہیں۔ کون کون سی بوڑھی عورتیں ہیں اور کون سے بیمار اور بوڑھے لوگ ہیں جن کی زندگی میں کوئی رفیق، اور کوئی ساتھی نہیں رہا۔ ایسی فہرستیں اول تو صدران محلّہ کے پاس موجود رہتی ہیں اگر نہیں تو وہ اپنے ذہن میں دہرائی کریں اور جاتے ہی ایسی فہرستیں جلدی سے تیار کر لیں اور پھر وہ محلّہ کے امراء کو بتائیں اور امراء سے مراد ضروری نہیں کہ لکھ پتی ہوں کیونکہ امارت اور غربت ایک نسبتی چیز ہے۔ وہ لوگ جو نسبتاً آسودہ حال ہیں جن کو عید کے دن یہ احساس نہیں ہوتا کہ پیسے ہوتے تو ہم بچوں کی خوشیاں کرتے۔ وہ سارے امراء ہیں۔ ایسے لوگ جب تیاری کر لیں تو اپنے اپنے محلّہ کے صدر کے پاس پہنچیں اور ان سے کہیں کہ بتاؤ ہمارے حصہ میں کون سے گھر دیتے ہو۔ اگر تین گھروں میں جانا ہے تو تین گھروں کی فہرست لے لیں۔ اگر چار یا پانچ میں جانا ہے تو ان کی فہرست لے لیں اور لازماً ایک سے زیادہ گھر ڈھونڈنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ ایک اقتصادی قانون ہے کہ جتنا زیادہ غریب ملک ہو اتنی ہی غربت زیادہ اور امارت نسبتاً کم ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے جو ہمارے ہاں متمول نہ سہی نسبتاً آسودہ حال اور سفید پوش ہی کہہ لیجئے ان کی تعداد غرباء کی تعداد کے مقابل پہ کم ہو گی۔ یہ قدرتی قانون ہے اس لئے کوشش کریں کہ حتی المقدور ایک سے زیادہ گھروں میں تحفے بانٹیں مگر بہرحال یہ کوئی تکلیف مالایطاق نہیں ہے آپ نے عید منانی ہے ۔آپ اپنی توفیق کے مطابق جتنی عید بھی منا سکیں۔ بہتر ہے۔ اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی۔ کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے اور اپنے رب سے معافیاں مانگ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! ان لوگوں سے ناواقفیت رکھ کر اور ان کے حالات سے بے خبری میں رہ کر ہم نے بڑے ناشکری کے دن کاٹے ہیں، ہم تیرے بڑے ہی ناشکر گزار بندے تھے، نہ ان نعمتوں کی قدر کر سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں نہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال جان سکے جو تو نے ہمیں عطا کر رکھی تھیں اور واپس آ کر وہ روئیں گے خدا کے حضور اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہونگی۔ ان کو بے انتہاء ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہاء سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عید ہے۔ یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے۔ پہلے بھی عیدیں تھیں جو خدا نے عطا کی تھیں۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے ان عیدوں کے مزاج بدل ڈالے۔ ان کے مضمون کو بھلا دیا۔ اپنی عیدوں کے رنگ بگاڑ دیئے۔ تو وہ عیدوں کے مقاصد سے دور جا پڑے ان کیلئے وہ عیدیں، عیدیں نہ رہیں جو خدا اپنے مومن بندوں کو عطا کرنا چاہتا ہے(۔) پس ان جگہوں پر جہاں احمدی کم ہیں جہاں کے معاشرہ میں غیر از جماعت دوست زیادہ ہیں اور احمدی بہت تھوڑے پائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ خدمت خلق کے طور پر غریب کے دکھ بانٹنے کیلئے احمدی کو تلاش کیا جائے اس لئے وہ تمام جماعتیں جہاں احمدی تعداد میں تھوڑے ہیں ان کو ارد گرد غریب محلوں میں حسب توفیق غریبوں کی مدد کے لئے جانا چاہئے۔ صرف پاکستان میں نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدیوں کو اس قسم کی عید منانی چاہئے۔ تاہم جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اکثر جماعتیں آج بھی ہماری (دینی) عید میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاعیں کر دے اور جو خدام مثلاً فیصل آباد یا سرگودھا یا لاہور یا قریب کی جماعتوں میں جا رہے ہوں ان کے ذمہ لگا دیں کہ فلاں فلاں جگہ تم نے یہ اطلاع کرنی ہے تو آج سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جہاں تک ممکن ہو پاکستان کی اکثر احمدی جماعتیں اس عید میں شامل ہو جائیں۔ یعنی عبادت بھی خصوصیت کے ساتھ کریں اور غریب کی ہمدردی بھی بطور خاص کریں۔ یہاں تک کہ اپنے محلوں میں پھیل کر حسب حالات اور حسب توفیق غریبوں کے گھروں میں جائیں اور ان سے کہیں ہم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر تمہیں عید مبارک دینے آئے ہیں۔ ہم دین کے نام پر تمہارے ساتھ خوشیاں بانٹنے آئے ہیں۔ بچوں سے کہیں اے بچو! آؤ ہمارے بچوں کے ساتھ بیٹھ جاؤ، ان کی ٹافیاں کچھ تم بھی کھاؤ، ان کے کھلونوں سے کچھ تم بھی کھیلو، ہمارے کھانوں میں تم بھی شریک ہو جاؤ اور یہ ہم تم پر احسان کے طور پر نہیں کہہ رہے، یہ صرف اللہ کی خاطر ہے اور اللہ کے سب سے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر ہے۔ پس اگر تم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو۔ تو ہم

باقی صفحہ 6 پر

شیطان سے آزادی دلانے والی تحریک کا ایک سرگرم کارکن

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد

آپ کا ہر لمحہ خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت میں گزرا

محمود مجیب اصغر صاحب

عمومی وخاندانی تعارف

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کے والد بزرگوار حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر برصغیر ہندوپاک کے مشہور سیاسی لیڈر علی برادران کے بڑے بھائی تھے آپ کے بارہ میں ایک مشہور روایت ان الفاظ میں تاریخ احمدیت کی زینت ہے۔

''پاکستان بننے سے قبل کراچی میں کسی کانگریسی لیڈر نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے دو چھوٹے بھائیوں نے تو وطن کی آزادی کیلئے جدوجہد کی آپ نے ایسا کیوں نہ کیا۔ جواب دیا میں بڑا بھائی تھا اس لئے میں نے اپنے ذمہ بڑا کام لیا اس نے پوچھا کون سا؟ فرمایا ساری دنیا شیطان کی غلامی میں پھنسی ہے اور ساری دنیا کو آزاد کرانا ہندوستان کی آزادی سے بڑا کام ہے۔ اس لئے میں اس تحریک میں شامل ہوں اور اس کا سپاہی ہوں جس تحریک کا یہی مقصد ہے یعنی تحریک احمدیت''۔ (تاریخ احمدیت جلد سوم ص 168 حاشیہ)

خاکسار حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے دو واقف زندگی بیٹوں کو جانتا ہے ایک حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب تھے جو واقف زندگی تھے اور جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو کر پہلے متحدہ ہندوستان کے مختلف علاقوں میں خدمت دین پر مامور رہے افریقہ بھی ایک عرصہ تک رہ کر خدمت دین کی توفیق پائی پھر ایک لمبا عرصہ کراچی (جو کئی ضلعوں کے برابر نہایت وسیع علاقہ اور بے شمار جماعتوں اور حلقوں میں پھیلا ہوا ہے) کے مربی انچارج رہے خلافت ثالثہ میں ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بنے اور سالہا سال تک مقدور بھر خدمات دین وملت کی توفیق پا کر خلافت رابعہ کے ابتدائی سالوں میں وفات پا گئے۔

دوسرے بیٹے (جو مولانا عبدالمالک خان صاحب کے بڑے بھائی تھے) پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب تھے وہ بھی واقف زندگی تھے اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں کیمسٹری کے پروفیسر تھے۔

زیر نظر مضمون میں حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کے بارہ میں کچھ ذاتی یادیں بیان کرنی مقصود ہیں۔ آپ ایک نہایت ہر دلعزیز شخصیت کے طور پر احمدیت کے افق پر ابھرے اور اپنی پاک سیرت اور مقبول خدمات دینیہ کی وجہ سے اپنی محبت کا سکہ دلوں میں بٹھا کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہوئے یہ عاجز سروس اور پیشہ کے اعتبار سے مختلف جگہوں پر ٹرانسفر ہوتا رہا ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں پانی اور بجلی کے منصوبوں کی تعمیر اور نگرانی کے لئے ایک انجینئر کو ایسی زندگی گزارنی ہی پڑتی ہے۔ اس لئے اپنے گھر سے دور بھی مولانا عبدالمالک خان صاحب کو دیکھا ان کو سنا۔ ان کے کاموں اور صلاحیتوں کا مشاہدہ کیا اور پھر مرکز سلسلہ میں بھی انہیں رواں دواں دیکھا۔ خلافت سے ان کا عشق اور احترام ، اپنے مفوضہ کاموں میں ان کی انتظامی قابلیت، ان کے بیان کردہ زندگی کے تجربات اور واقعات، ان کے اپنے خودساختہ اصول، دورہ جات میں ان کی بشاشت اور بے تکلفی، تقریر کے سٹیج پر ان کی پر اثر تقاریر، مجالس سوال وجواب میں ان کی بیدار مغزی، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر طبقہ اور عمر کے افراد کے ساتھ ان کا سلوک اور کھانے کے دوران ان کی کم خوری یہ سب باتیں میرے ذہن میں محفوظ ہیں ان میں سے کچھ یادیں ، کچھ باتیں بعض ذیلی عناوین کی قید کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

میں کون سی تفسیر مانتا ہوں؟

1975ء یا 1976ء کی بات ہے حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب جہلم اور میر پور (آزاد کشمیر) کے دورے پر تھے خاکسار ان دنوں دینہ ضلع جہلم میں بجلی کے ایک منصوبہ کے سلسلہ میں واپڈا کے ایک کنسلٹنٹ (انجینئرز انٹرنیشنل) میں سینئر انجینئر تھا اور دینہ کیمپ میں ایک درجن سے زائد انجینئرز اور سپروائزرز کا انچارج تھا منصوبہ منگلا ڈیم سے شروع ہوتا تھا اور لاہور تک جاتا تھا اور دوسری طرف منگلا سے برہان تک۔ بہرحال خاکسار کا جہلم اور منگلا اور میر پور کی جماعتوں سے رابطہ تھا۔

خاکسار کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ مولانا اور ان کے ساتھیوں کو جیپ پر جہلم سے منگلا لے کر گیا جہاں سوال وجواب کی محفل منعقد ہونی تھی اور منعقد ہوئی اکثر احمدی احباب تھے اور چند ایک غیر احمدی۔

آپ نے مہمانوں سے کہا کہ وہ کوئی سوال کریں لیکن کوئی سوال نہ کرتا تھا پھر آپ نے خود ہی احمدیت کی عالمی خدمات پر دس پندرہ منٹ تقریر کی جس سے ماحول کی اجنبیت ختم ہو گئی اور آپ نے پھر سوال کرنے کی دعوت دی۔

کئی سوال وجواب ہوئے احمدیوں نے بھی کئے اور مہمانوں نے بھی کئے۔ کسی مہمان نے کسی احمدی کی تحریر یا تقریر کا کوئی کمزور حوالہ پیش کیا آپ فوراً جلال میں آ گئے اور پر شوکت الفاظ میں فرمایا میں تفسیر مانتا ہوں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی، میں تفسیر مانتا ہوں حضرت مولانا نورالدین کی ، میں تفسیر مانتا ہوں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ، میں تفسیر مانتا ہوں حضرت مرزا ناصر احمد کی۔ میں اور کوئی تفسیر نہیں مانتا اور پھر اس سوال کا بڑے احسن رنگ میں جواب دیا۔ آپ کے ان پر شوکت جملوں نے سامعین کے دلوں پر بہت اثر کیا۔

آپ کا ایک تھمب رول

(Thumb Rule)

اسی دورے میں آپ رات منگلا میں رہے خاکسار واپس دینہ آ گیا۔ اگلے روز آپ کا پروگرام میر پور کا تھا۔ خاکسار جیپ لے کر حاضر ہوا۔ اور ایک مختصر سا قافلہ میر پور آزاد کشمیر پہنچا۔ ان دنوں محترم صوفی عبدالرحیم صاحب میر پور کی جماعت کے صدر تھے۔ چھوٹی سی جماعت تھی۔ ان کے گھر پر ہی نمازیں اور جمعہ وغیرہ ہوتا تھا۔ آپ پہلے ان سے بیت الذکر کی تعمیر کے ممکنہ پہلوؤں پر گفتگو فرماتے رہے۔ پھر جماعتی اور ذاتی باتیں شروع ہوئیں۔ صوفی صاحب نے اپنے لئے دعا کی تحریک کی اور اس کا پس منظر یہ بتایا کہ کچھ عرصہ قبل چھ ماہ بے روزگار رہے ہیں اور عیالداری بہت زیادہ ہے اس لئے ان کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ مولانا نے جواباً پوچھا کہ صوفی صاحب آپ کبھی لازمی چندہ جات کے زندگی میں بقایادار بھی رہے ہیں؟ انہوں نے سوچ کر بتایا کہ چھ ماہ کے قریب کسی زمانے میں نادہندہ (یا بقایادار) رہے ہیں۔

اس پر مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسکرا کر بتایا کہ یہ میرا Thumb Rule (یعنی خودساختہ قانون) ہے کہ جو مخلص احمدی کبھی زندگی میں نادہند یا بقایادار رہا ہو جتنا عرصہ بھی ہو آپ خود حساب کر لیں اتنا ہی عرصہ وہ بے روزگار رہتا ہے۔ صوفی صاحب نے سوچا اور بتایا کہ ہاں میں بھی اتنے ہی ماہ بے روزگار رہا ہوں جتنے ماہ چندہ کسی (سابقہ) زمانہ میں نہ دے سکا یا بقایادار رہا۔

شکریہ اور دعائیں

خاکسار مولانا کو میر پور سے واپس جہلم چھوڑ کر آیا بہت دعائیں دیں کئی ایمان افروز واقعات سنائے اور کہا خدا آپ کو بہت گاڑیاں دے۔ بہت شکریہ ادا کیا پھر واپس ربوہ پہنچ کر اپنے دورے کا الفضل میں بھی نوٹ شائع کروایا اور اس عاجز کا نام لے کر بھی شکریہ ادا کیا حالانکہ یہ بہت معمولی قسم کی خدمات تھیں بلکہ اس عاجز نے خود اس صحبت صالحین سے بہت فائدہ اٹھایا۔

انتظامی صلاحیتیں

آپ کی شخصیت انتظامی صلاحیتوں کے لحاظ سے بھی بہت نمایاں تھی خلافت ثالثہ کے آخری سالوں سے جلسہ سالانہ ربوہ پر مہمانوں کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر کے لاکھوں میں ہونے لگی (جو خلافت رابعہ کے پہلے دو سالوں میں بہت آگے نکل گئی) آپ ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کے حوالے سے افسر جلسہ گاہ ہوتے تھے۔ اتنے بڑے انتظام کو سنبھالنا یہ آپ کا ہی کام تھا۔ دن رات ایک کر کے آپ جلسہ گاہ کے بہت ہی وسیع انتظام کو سنبھالتے تھے اور خلیفہ وقت کے منشاء کو خوب سمجھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اکثر یہ طریق تھا کہ حضور جلسہ سے ایک دن پہلے سہ پہر کے وقت جلسہ گاہ کا معائنہ فرماتے۔ 1981ء کے جلسہ سالانہ پر شعبہ ترجمانی کی ٹیم کے ساتھ خاکسار بیت اقصیٰ میں تھا اور شعبہ ترجمانی کے انتظام کے بارہ میں تسلی کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالمالک خان

صاحب بھی ہمارے ساتھ موجود تھے اور محترم ملک لال خان صاحب اور محترم منیر احمد فرخ صاحب کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے بیت اقصیٰ کے صحن کے باہر (مشرقی جانب) صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب تشریف لائے اور وہ غالباً حضور کے معائنہ کا پروگرام طے کرنے آئے تھے۔ مولانا یہ پیغام سن کر عملاً بھاگ کر ان کے پاس گئے اور اس کے بعد غالباً حضور نے جلسہ گاہ کا دورہ فرمایا یا آپ کو بلوا کر رپورٹ حاصل کی۔ 1980ء سے جلسہ سالانہ پر ترجمانی کے شعبہ کا اضافہ ہوا جس کے منتظم اعلیٰ مکرم و محترم منیر احمد صاحب فرخ مقرر ہوئے خاکسار بھی کئی سال مسلسل ان کی ٹیم میں شامل رہا اور چونکہ یہ انتظام Stage سے ملحق ہوتا تھا اور اس کا بھی جلسہ گاہ سے تعلق تھا اس لئے حضرت مولانا کو جلسہ گاہ کے انتظامات کرتے ہوئے اور احسن رنگ میں انتظامات کو سنبھالتے ہوئے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا خلیفہ وقت کی آمد پر آپ کی عجیب و غریب کیفیت ہوتی تھی۔ خوشی اور احساس ذمہ داری آپ کے چہرے پر عیاں ہوتے تھے۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں پہلے خلیفہ وقت خود ہی نکاحوں کا بیت مبارک ربوہ میں اعلان فرماتے تھے بعد میں بعض قانونی مصلحتوں کے تحت اس انتظام میں تبدیلی کی گئی۔ شعبہ رشتہ ناطہ چونکہ نظارت اصلاح وارشاد کا ایک حصہ ہے اسلئے نکاح فارم پر نظارت کی تصدیق ضروری امر تھا اس عاجز کو خود تجربہ ہے کہ جو نکاح فارم حضور کو نکاح کے اعلان کیلئے پیش ہونے ہوتے تھے حضرت مولانا ذاتی طور پر ان کی تسلی کرتے۔ 1979ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر خاکسار کی دو چھوٹی بہنوں کا بھی اعلان نکاح ہونا تھا اور ہوا۔

حضرت مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے فارموں پر دستخط کرنے والے گواہوں کو بلوا کر تسلی کی اور پھر اپنے دستخط کر کے ان فارموں میں شامل کیا جو حضور کو پیش ہوئے۔ آپ بہت احتیاط سے کام لیتے تھے اور احتیاط کو انتظامی پہلو کا ایک اہم حصہ سمجھتے تھے۔

1974ء کی بات ہے حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کسی اہم کام کے لئے نواب شاہ کے ضلع میں تشریف لائے اور امیر ضلع نواب شاہ (حاجی عبدالرحمٰن ڈاہری صاحب) کے در دولت پر رحمٰن آباد (باندھی) میں میٹنگ طلب کی اور ضلع کے امیر صاحب اور مقامی جماعتوں کے صدر صاحبان کے علاوہ ذیلی تنظیموں کے علاقائی اور ضلعی عہدیداروں اور مربیان کو بھی طلب فرمایا۔ خاکسار علاقائی قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور مربی صاحب نواب شاہ کے اصرار پر ساتھ گیا اور میٹنگ میں بیٹھ گیا کچھ اور بھی اس قسم کے لوگ شامل ہو گئے لیکن آپ نے نہایت احسن رنگ میں یہ اعلان کیا کہ وہ قائد خدام الاحمدیہ نہیں ہیں یا زعیم انصار اللہ نہیں ہیں یا جن کو ان کی طرف سے مدعو نہیں کیا گیا وہ تشریف لے جائیں چنانچہ ہم سب غیر قائدین مجلس خدام الاحمدیہ کو وہاں سے میٹنگ شروع ہونے سے پہلے اٹھنا پڑا۔ آپ نے نام لے کر کسی کو نہیں اٹھایا۔

تقریر کی تیاری

اگرچہ آپ ایک نہایت بڑے عالم اور فاضل تھے اور بہترین مقررین میں سے تھے لیکن آپ کی ایک جلسہ پر تقریر کی تیاری کا ایک عجیب منظر دیکھا جس سے آپ کی محنت اور احساس ذمہ داری کا اندازہ ہوتا ہے۔ 1974ء میں ضلع نواب شاہ کا سالانہ جلسہ اصلاح وارشاد تھا یہ جلسہ باندھی میں منعقد ہوا مقامی صدر رئیس عبداللہ خان صاحب ڈاہری تھے اور ضلعی امیر ان کے بڑے بھائی رئیس حاجی عبدالرحمٰن خان صاحب ڈاہری تھے مرکز سے مولانا عبدالمالک خان صاحب، مولانا غلام باری سیف صاحب محترم امین اللہ سالک صاحب (جو رئیس عبداللہ ڈاہری صاحب کے برادر نسبتی ہیں) وغیرہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ خاکسار ان دنوں سروس کے سلسلہ میں نواب شاہ میں تھا اور اس جلسہ میں پوری طرح شامل تھا۔ خاکسار نے دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب اپنی تقریر سے تقریباً گھنٹہ نصف گھنٹہ پہلے پنڈال کے باہر حضرت مصلح موعود کی ایک کتاب "دعوت الامیر" لے کر ٹہل رہے ہیں اور اس طرح تیاری کر رہے ہیں جس طرح ایک طفل مکتب بعض اوقات پیپر شروع ہونے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بڑے انہماک اور یکسوئی کے ساتھ دہرائی (Revision) کر رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی تقریر میں بہت جان ہوتی تھی۔

کم خوری کا مشاہدہ

آپ کو ناظر اصلاح وارشاد کے طور پر کثرت سے دوروں کا موقع ملا۔ اس سلسلہ میں آپ 1973ء میں بھیرہ بھی تشریف لے گئے ان دنوں وہاں خاکسار کے والد محترم امیر جماعت تھے محترم والد صاحب مولانا کو اپنے غریب خانہ پر کھانے کیلئے لے گئے۔ خاکسار وہاں نہیں تھا۔ والدین نے اور خاکسار کے چھوٹے بہن بھائیوں نے بتایا کہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بہت کم کھانا کھایا اور اصرار پر بتایا کہ میں اتنا ہی کھاتا ہوں۔

اس کے علاوہ خاکسار نے بھی آپ کو کئی دوروں پر اور مرکز میں بھی بعض دینی نوع کی تقریبات میں دیکھا آپ بہت کم کھانا کھاتے تھے جو آپ کی شخصی وضع قطع اور لمبے چوڑے جسم کے لحاظ سے ایک عجوبہ سے کم بات نہ تھی لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ بہت کم کھانا کھاتے تھے جس کا مشاہدہ بارہا اس عاجز نے کیا۔

مجالس سوال و جواب

آپ کے کلام میں بڑا جذب اور بڑی تاثیر ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے جسمانی وجاہت اور خاندانی وجاہت اور علم و عمل کی دولت سے بھی بہت نوازا ہوا تھا۔ قوت گویائی غضب کی تھی اور اس پر مستزاد یہ کہ ہمیشہ مختصر اور To the point بات کرتے تھے۔ آپ کی باتوں اور تقاریر میں اور درس میں بہت روانی ہوتی تھی۔

مجلس سوال و جواب میں بھی آپ کو اجتماعوں اور جماعتی دوروں کے دوران کئی بار اور کئی جگہ دیکھا اور سنا۔ ایک مرتبہ لاہور میں ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ ایک صاحب نے کسی اخباری بیان کا ذکر کر کے اعتراض کے رنگ میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ یہ سب سیاسی بیان ہیں جن کا جواب دینا میرے لئے ضروری نہیں ہے۔ خاکسار اس مجلس میں حاضر تھا اور ایک مہمان کو لے کر گیا ہوا تھا۔

ایک قیمتی مشورہ

ایک مرتبہ (1977ء کے آغاز پر) اپنی ہی جلد بازی کی وجہ سے خاکسار کو سروس میں ایک ابتلاء پیش آیا۔ ہوا یوں کہ ربوہ کے قریب ایک پراجیکٹ پر ایک فرم کی طرف سے خاکسار کو از خود ریذیڈنٹ انجینئر کی پوسٹ کی Offer ہوئی۔ یہ پراجیکٹ کینیڈین امداد پر بلند بل (نشتر آباد) میں تھا۔ خاکسار نے پہلی فرم کو استعفیٰ دے دیا اور Clearance لئے بغیر نئے Job پر آ گیا۔ پہلی فرم نے Client کو کہہ کر میرے لئے مشکل کھڑی کر دی حتی کہ پہلی فرم سے استعفیٰ واپس لے کر مجھے ان کے پاس واپس آنا پڑا۔ جن دنوں میں اس مشکل سے گزر رہا تھا۔ میں نے ایک جمعہ دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ اتفاق سے آپ لاہور آئے ہوئے تھے اور جمعہ آپ نے ہی پڑھایا تھا چونکہ آپ سے میری جان پہچان تھی اس لئے جمعہ کے بعد میں باہر آپ کو آگے بڑھ کر ملا اور دعا کے لئے عرض کی۔ آپ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ حضور کو دعا کیلئے عرض کروں اور میری مشکل حضور کی دعا سے ہی آسان ہو گی۔ خاکسار پہلے بھی حضور کو دعا کے لئے چند خطوط اس بارہ میں لکھ چکا تھا پھر ملاقات کی بھی کوشش کی اور اجتماعی ملاقات کا موقع مل گیا۔ حضور نے فرمایا تمہارا اپنا ہی قصور ہے تم نے جلد بازی کی ہے۔ بہر حال مولانا عبدالمالک خان صاحب کا مشورہ بہت کارگر ثابت ہوا حضور کی دعا سے ہی میری مشکل آسان ہو گئی عملاً ایک دن بھی بے روزگار نہیں رہا اور پہلی سروس بحال ہو گئی۔ میں نے حضور کو لکھا کہ ان لوگوں نے کم از کم میرا ایک ہزار روپے ماہوار کا نقصان کروایا ہے (کیونکہ نئی نوکری میں تنخواہ تقریباً ایک ہزار روپے زیادہ مقرر ہوئی تھی) اس لئے دعا کریں کہ اب ان پرائیویٹ فرموں سے جان چھوٹ جائے اور کوئی بہتر سروس مل جائے۔ چنانچہ خدا نے فضل کیا ایک مہینے کے اندر اندر مجھے Nespak میں سروس مل گئی جو کہ نیم سرکاری ادارہ ہے۔ جہاں سے اب پہلی فرم والے مجھے واپس نہیں لا سکتے تھے اور اس فرم میں یہ عاجز اسی وقت سے کام کر رہا ہے اور اب اس بات کو 25 سال ہونے والے ہیں۔ گو یہ واقعہ ذاتی نوعیت کا ہے لیکن مولانا عبدالمالک خان صاحب جیسے بزرگوں کا یہ آزمودہ نسخہ ہے کہ جہاں مشکل پیش آئی وہاں خلیفہ وقت کو دعا کے لئے بار بار عرض کرو۔ خلیفہ وقت کی دعا سے قاضی الحاجات خدا حاجت پوری کر دے گا۔

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب اپنے بھی قبولیت دعا کے واقعات سنایا کرتے تھے کہ کس طرح ان کی پہلی بچی کا بخار نہیں اترتا تھا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی اور جو وقت حضور نے بخار اترنے کا بتایا گھر گئے تو اسی وقت بخار اتر گیا۔

مردم شناسی

آپ کی مردم شناسی کا ایک مشاہدہ بیان کرنا چاہتا ہوں بہشتی مقبرہ میں ایک تدفین کے موقع پر (خلافت ثالثہ میں) کئی بزرگ موجود تھے۔ ایسے موقعوں پر اکثر ناظر اصلاح وارشاد قبر تیار ہونے پر دعا کرواتے ہیں۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی موجود تھے اور خدام کے ساتھ تغاریاں ریت سے بھر بھر کر قبر پر ڈالنے کے لئے لائن میں لگے ہوئے تھے۔ جب قبر تیار ہوئی تو لوگ مولانا عبدالمالک خان صاحب کی طرف دیکھ رہے تھے اس سے پہلے کہ آپ کو دعا کروانے کیلئے کوئی کہتا آپ نے جلدی سے اعلان کیا کہ اب دعا ہو گی میں محترم صاحبزادہ طاہر احمد صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کروائیں۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت حجاب کے ساتھ دعا کروائی۔

خلافت سے والہانہ تعلق

آپ کو خلافت کے ساتھ والہانہ عشق تھا اور اکثر حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفہ ثالث کے قبولیت دعا کے واقعات سنایا کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات پر جو سلسلہ کے اخبار اور رسالوں کے خاص نمبر شائع ہوئے ان میں بھی آپ نے کئی واقعات درج کئے ہیں اپنی بیٹی ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے میڈیکل کالج میں داخلے کا ذکر بھی کیا ہے فرماتے تھے کہ میرا ایک ہی بیٹا ہے اور باقی بیٹیاں ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بارہ میں بتاتے تھے کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں دعا کرتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ آگے آپ کے بیٹے کے بہت سارے بیٹے ہوں۔

حضرت مولانا کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بچوں اور خاندان مسیح موعود کے دیگر افراد کے ساتھ بھی بہت محبت تھی۔ اللہ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کی اولاد اور خاندان پر بہت فضل فرمائے۔ آمین

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا بڑا پیار بھرا ذکر کیا جو آپ کے لئے بہترین خراج عقیدت ہے۔

شاگردوں کو نصیحت

حضرت حافظ روشن علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو دعوت الی اللہ کا کس قدر شوق تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ وفات سے چند منٹ قبل آپ نے اپنے موجود شاگردوں کو بلا کر نصیحت فرمائی:

میرے شاگرد ہمیشہ (دعوت الی اللہ) کرتے رہیں۔

(الفضل 28 جون 1929ء ص 2)

تبصرہ

لاہور "تاریخ احمدیت"

مؤلف : محترم شیخ عبدالقادر (سابق سوداگرمل)
پریس : وطن پرنٹنگ پریس بالمقابل شاہ محمد غوث سرکلر روڈ لاہور
طابع وناشر : شیخ عبدالشکور احمدیہ بیت الذکر بیرون دہلی دروازہ لاہور
تعداد اشاعت : ایک ہزار
صفحات : 636

لاہور پاکستان کا دل ہے یہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں ایک امتیازی حیثیت کا حامل شہر ہے۔ اس کی قدیم تاریخ، مختلف اقوام کی آمد اور پرانی اور تاریخی عمارات اس شہر کی اہمیت کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔ لیکن اس کی اصل اہمیت اس وقت ابھر کر سامنے آئی جب مہدی دوراں سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدم مبارک نے اس زمین کو عزت بخشی اور نہ ختم ہونے والی برکتوں سے نوازا۔ آپ کی لاہور آمد کے بعد یہاں آہستہ آہستہ آپ کے ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ احمدیت کی تاریخ میں لاہور کو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ کسی بھی احمدی سے مخفی نہیں۔ حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول یہاں بار بار تشریف لاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نہ صرف یہاں تشریف لاتے رہے بلکہ ہجرت کے بعد لاہور ہی میں کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کو ماننے والے عاشقوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اس طرح ایک مضبوط، تاریخی اور ایک بڑی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اور لاہور کی تاریخ کو ضبط تحریر میں لانے کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس سوچ کو محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) نے لاہور "تاریخ احمدیت" ایک ضخیم کتاب تالیف کر کے عملی جامہ پہنایا۔ آپ نے لاہور کی تاریخ 1966ء میں مدون کی اور جماعت احمدیہ سے متعلق تمام اہم امور اور واقعات کو ایک جگہ جمع کر کے بلا مبالغہ تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔ آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نوٹ "جماعت احمدیہ لاہور کی ذمہ داریاں" کے عنوان سے تحریر ہے جس میں اہم اور پر معارف نصائح درج ہیں۔

اس کتاب کے پانچ ابواب اور 636 صفحات ہیں۔ پہلے باب میں حضرت مسیح موعود کی لاہور میں پہلی مرتبہ آمد سے لے کر آپ کے وصال تک ہر اہم واقعہ درج فرمایا ہے۔ جس میں جلسہ مذاہب عالم، پنڈت لیکھرام کا قتل، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کا لاہور میں قیام، لیکچر لاہور، پیغام صلح کی تصنیف اور حضرت مسیح موعود کا وصال شامل ہیں۔ دوسرے باب میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے لاہور سے تعلق رکھنے والے 151 رفقاء کرام کے حالات وروایات درج کی گئی ہیں۔ تیسرے باب میں بھی کچھ دیگر رفقاء کے حالات زندگی قلمبند کئے گئے ہیں۔ چوتھے باب میں منکرین خلافت کی روش اور دربار خلافت سے ملامت کا احوال شامل کیا گیا ہے۔ لاہور میں امارت کا قیام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بعض اہم لیکچرز پانچویں باب میں درج کئے گئے ہیں۔ آخری باب میں جماعت احمدیہ لاہور کے بعض تاریخی امور کا بیان ہے جن میں احمدیہ ہوسٹل لاہور کا قیام، لجنہ اماء اللہ کا قیام، دارالذکر اور لاہور کی بعض دیگر بیوت، محترم چوہدری سر محمد ظفراللہ صاحب کا اسمبلی کا ممبر بننا۔ رفقاء مسیح موعود کا گروپ فوٹو، فرقان فورس کا قیام، تعلیمی ادارے اور ربوہ کی یادگاری بیت الذکر کے لئے جماعت لاہور کا چندہ وغیرہ شامل ہیں۔ مضبوط جلد اور خوبصورت چھپائی کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی شبیہ مبارک، حضرت خلیفۃ المسیح الاول، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، رفقاء مسیح موعود کا گروپ فوٹو اور دیگر رفقاء کی تصاویر کے ساتھ ساتھ رتن باغ، مکان میاں چراغ دین اور محبوب رایوں والا مکان (جو حضرت مسیح موعود نے 1892ء میں کرایہ پر لیا) کی بلیک اینڈ وائٹ تصاویر آرٹ پیپر پر خوبصورت چھپائی کے ساتھ شامل کی گئی ہیں۔

دیگر خوبیوں کے علاوہ اس کتاب کی ایک یہ خوبی بھی ہے کہ اس کا بیشتر حصہ حضرت مصلح موعود کے مبارک زمانہ میں لکھا گیا اور آخر کا کچھ حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ میں تالیف ہوا۔ اس کتاب کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تجویز فرمایا تھا۔ یہ نایاب اور نادر کتاب ہر اہم جماعتی بک سٹال پر موجود ہے۔

بہت توجہ، دلچسپی اور شوق سے لکھی گئی یہ کتاب جماعت کی تاریخ اور لٹریچر میں گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

(ایف شمس)

بقیہ صفحہ 3

تمہیں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز تم سے کسی جزا اور کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے، یہ کام محض للہ ہے اس کا پیار ہی ہماری جزاء ہے۔ وہ محبت سے جب ہمیں دیکھ رہا ہے تو یہی سب سے بڑی جزاء ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک جزاء تو آپ کو وہیں مل چکی ہوگی کیونکہ اس نیکی میں اتنی لذت ہے کہ جتنا خدمت خلق کا کام آپ نے کیا ہو گا۔ آپ یقین کریں گے کہ اس سے بہت زیادہ آپ کو حاصل ہوگیا۔ پھر یہ کہنا کہ ہماری وہ جزاء اللہ کا پیار ہے، اس کا کیا مطلب ہے یہ کہ وہ محض فضل ہے قانون قدرت نے آپ کو وہ سب کچھ دے دیا جو آپ نے خرچ کیا اس سے زیادہ عطا کر دیا۔ ایک نیکی کا دس گنا بدلہ اس نیکی کے دوران پا جائیں گے۔ باقی سب فضل الٰہی ہوگا جو اس کے پیار کی صورت میں آپ پر نازل ہوگا۔ پس جس کو یہ عید نصیب ہو جائے اس کو اور کیا عید چاہیئے۔ اس کی پھر عیدیں ہی عیدیں ہیں اور یہی وہ عید ہے جو (دین) کی عید ہے"۔

(الفضل 26۔ جولائی 1983ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33735 میں درعدن بنت سید قاسم احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-3-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ درعدن حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحلیم وصیت نمبر 25086 گواہ شد نمبر 2 محمد محمود طاہر وصیت نمبر 25938

مسل نمبر 33736 میں عالیہ کوثر بنت صوفی غلام رسول صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4 بلاک A بیوت الحمد کالونی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عالیہ کوثر مکان نمبر 4 بلاک A بیوت الحمد کالونی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سہیل مبارک احمد شرما وصیت نمبر 30615 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد طالب وصیت نمبر 28555

مسل نمبر 33737 میں زبیدہ بیگم زوجہ محمد اسلم قوم قریشی صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/1 محلہ دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 19-9-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والدین سے ملنے والی زمین برقبہ 13 کنال دس مرلہ مالیتی ایک لاکھ 35 ہزار روپے 2۔ طلائی زیورات وزنی دو تولہ مالیتی تیرہ ہزار روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم پانچ صد روپے۔ کل جائیداد ایک لاکھ اڑتالیس ہزار پانچ سو روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زبیدہ بیگم 26/1 محلہ دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود اسلم وصیت 32115 گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم قریشی 26/1 دارالفضل ربوہ۔

مسل نمبر 33738 میں کنیز صغریٰ زوجہ میاں محمد ظفراللہ صاحب قوم میاں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1۔ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-10-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ایک کنال مالیتی تیس لاکھ روپے۔ 2۔ زیورات طلائی اٹھارہ تولہ مالیتی ایک لاکھ سترہ ہزار روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے۔ 4۔ ڈیفنس سرٹیفکیٹ مالیتی چالیس ہزار روپے جو کہ ایک ماہ بعد کیش ہوگے تو مع منافع ایک لاکھ چالیس ہزار وصول ہونگے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ

باقی صفحہ 7 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 20 دسمبر 2001ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب
1-25 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-25 a.m	تقریر
2-55 a.m	ترجمۃ درس القرآن کلاس
3-55 a.m	پیرہن
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
5-50 a.m	چلڈرنز کارنر
6-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
7-55 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتابیں
8-30 a.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
11-55 a.m	سندھی مذاکرہ
12-40 p.m	سندھی پروگرام
12-50 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتابیں
1-30 p.m	سفر ہم نے کیا
1-55 p.m	اردو کلاس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	چلڈرنز کارنر
4-30 p.m	چائنیز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی پروگرام
6-35 p.m	مجلس سوال وجواب
7-50 p.m	ہومیوپیتھی کلاس
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	چائنیز سیکھئے
10-00 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی سروس

جمعہ 21 دسمبر 2001ء

12-10 a.m	اردو کلاس
1-10 a.m	سفر ہم نے کیا
1-35 a.m	مجلس سوال وجواب
2-35 a.m	سنگ میل
2-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-55 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتابیں
3-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں
5-45 a.m	چلڈرنز کانر
6-45 a.m	مجلس عرفان
7-40 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
8-05 a.m	دستاویزی پروگرام
8-40 a.m	اسیران راہ مولا
9-00 a.m	لجنہ میگزین
9-50 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں
11-45 a.m	سرائیکی مذاکرہ
12-30 p.m	سرائیکی درس حدیث
12-50p.m	ایم ٹی اے سپورٹس
1-15 p.m	تقریر
1-50 p.m	اردو کلاس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	بنگالی پروگرام
3-55 p.m	لجنہ میگزین
5-05 p.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-00 p.m	دستاویزی پروگرام
7-35 p.m	مجلس عرفان
8-30 p.m	جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں

سانحہ ارتحال

مکرم نسیم احمد خالد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی محترم محمد اقبال شاہد صاحب ابن محترم راجہ عبدالعزیز صاحب چند ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 7 دسمبر 2001ء بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے دارالعلوم شرقی ربوہ میں وفات پا گئے- ان کی عمر 50 سال تھی- ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق ان کے گردے اور جگر فیل ہو گیا تھا- اگلے دن ان کی نماز جنازہ محترم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے بیت المہدی میں بعد نماز عصر پڑھائی- تدفین عام قبرستان میں عمل میں آئی- مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں- احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے' جنت الفردوس سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

درخواست دعا

مکرم رانا محمد صادق صاحب سابق صدر محلہ دارالعلوم وسطی جرمنی میں بیمار ہیں- نیز ان کے بھائی رانا محمود احمد خان صاحب بھی ربوہ میں 6 ماہ سے زائد عرصہ سے بیمار ہیں- دونوں کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے-

بقیہ صفحہ 6

داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامہ کنیز صغریٰ 1- کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور- گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473 گواہ شد نمبر 2 میاں محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 28989-

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی پارلیمنٹ پر حملہ بھارتی پارلیمنٹ پر جمعرات کے روز 5 نامعلوم افراد نے حملہ کر کے 13- افراد کو ہلاک کر دیا- نائب صدر بال بال بچ گئے فائرنگ کا آغاز دن کے 11 بج کر 40 منٹ پر ہوا- حملہ ہوتے ہی پارلیمنٹ کے راستے سیل کر دیئے گئے فوج اور کمانڈوز نے بلڈنگ کا محاصرہ کر لیا- ہر طرف سے فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں آنے لگیں- نائب صدر کرشن کانت' ایڈوانی اور جسونت سنگھ عمارت میں موجود تھے- حملہ آوروں نے وی آئی پی گیٹ کے اندر گھستے ہی فائرنگ شروع کر دی- سیکورٹی اہلکاروں سے زبردست مقابلہ ہوا- پارلیمنٹ کا اجلاس ملتوی ہو جانے کی وجہ سے واجپائی چند منٹ پہلے نکل گئے تھے- 100 سے زائد ارکان عمارت میں محبوس ہو گئے- متعدد افراد زخمی ہوئے- مرنے والوں میں 6 پولیس اہلکار بھی شامل ہیں-

اب ماریں گے یا مر جائیں گے- واجپائی

بھارتی وزیراعظم واجپائی نے پارلیمنٹ پر حملہ کے بعد کابینہ کی سیکورٹی کمیٹی کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا اور کہا کہ فیصلہ کن مرحلہ آ گیا ہے اب مریں گے یا مر جائیں گے- دہشت گرد ہماری طاقت کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہ ہوں- ان کے خلاف بھرپور جنگ ہو گی- انہیں عبرت کا نشان بنا دیا جائے گا- معصوم عوام کے خون کا بدلہ لیں گے- یہ حملہ پارلیمنٹ کے خلاف نہیں بلکہ پوری قوم اور ہندوستان کے خلاف ہے ہم دہشت گردوں کا چیلنج قبول کرتے ہیں- جو انہوں نے ہماری قوم کو دیا-

بھارتی فوج ہائی الرٹ نئی دہلی میں پارلیمنٹ پر حملہ کے بعد لائن آف کنٹرول پر بھارتی فوج کو "ہائی الرٹ" کر دیا گیا ہے- جبکہ اکھنور سیکٹر میں وقفہ وقفہ سے 16 دھماکے ہوئے' کوئی جانی نقصان نہیں ہوا-

حملہ کی مذمت امریکی حکومت نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی اس کارروائی کی مذمت کرتے ہیں- برطانیہ کی حکومت نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ دہشت گردی کہیں بھی ہو گی- ناقابل قبول ہے- یورپی یونین نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس دہشت گردی کا عالمی سطح پر جواب دیا جانا چاہئے-

مسئلہ کشمیر جرمنی کی وزیر برائے تعاون اور ترقی نے کہا ہے کہ جرمنی مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے مدد دینے کا خواہش مند ہے- پاکستان اور بھارت کو مذاکرات کرنے چاہئیں- دہشت گردی کے خلاف پاکستانی حکومت کا کردار بہترین رہا ہے-

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ریاستی دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مزید چھ کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے- بھارتی فوج کے ساتھ مختلف علاقوں میں جھڑپوں کے نتیجہ میں 25- افراد ہلاک ہو گئے- ایک بھارتی فوجی چوکی اور اسلحہ ڈپو تباہ کر دیا گیا-

لشکر طیبہ بھارت میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان وسیع البنیاد مذاکرات ہونے چاہئیں جن میں مسئلہ کشمیر بھی ہو- انہوں نے کہا کہ لشکر طیبہ جلد دہشت گردوں کی فہرست میں شامل ہو جائے گا- ان سے بارہا سوال کیا گیا کہ کیا پاکستان کے خلاف کارروائی ہو گی- امریکی سفیر نے جواباً کہا کہ دہشت گردی کے خلاف مہم میں کسی کو چھوٹ نہیں-

غزہ میں بم حملہ مغربی کنارے اور غزہ میں فائرنگ اور خودکش بم حملہ میں 8 یہودی ہلاک اور 34 زخمی ہو گئے ہیں-

دورہ بنگلہ دیش صدر مملکت جنرل پرویز مشرف 24 دسمبر کو بنگلہ دیش کا دورہ کریں گے- یہ دورہ دونوں ملکوں کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم بنانے میں مفید ثابت ہو گا-

پرتھوی میزائل بھارت نے پہلے سے زیادہ فاصلہ تک مار کرنے والے ایٹمی ہتھیار بردار پرتھوی کا تجربہ بھی کر لیا ہے- یہ میزائل 250 کلومیٹر تک ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے- بھارت اس سے پہلے ڈیڑھ سو کلومیٹر تک مار کرنے والا پرتھوی میزائل بنا چکا ہے- بھارتی فضائیہ کے لئے تیار شدہ اس میزائل کا تجربہ مشرقی ریاست اڑیسہ سے کیا گیا-

سحری کے وقت ذبح ساہیوال میں سحری کے وقت نامعلوم افراد نے ایک گھر میں گھس کر 70 سالہ بیوہ زینب بی بی اور اس کے دس سالہ پوتے کو ذبح کر دیا-

القاعدہ کا تربیت یافتہ گرفتار افغانستان میں القاعدہ کے جنگجوؤں کے ساتھ تربیت لینے والا ایک 26 سالہ آسٹریلوی نوجوان بھی شمالی اتحاد نے گرفتار کر لیا ہے-

عارضی ویزہ رکھنے والوں سے پوچھ گچھ

امریکہ میں عارضی ویزوں پر مقیم 5 ہزار افراد سے امریکی ادارے ایف بی آئی نے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے- ادارے نے اسے "انٹرویو" کا نام دیا ہے- جس کا مقصد مشتبہ افراد کی سکریننگ ہے- تاہم اس سارے عمل کو اوپن رکھا گیا ہے- مختلف تنظیموں کے نمائندے بطور مبصر شرکت کر سکتے ہیں-

آپریشن لمبے عرصے تک جاری رہ سکتا ہے

ایک اعلیٰ امریکی افسر نے بتایا ہے کہ افغانستان میں مزید فوجیں بھیجی جا سکتی ہیں اور اگرچہ طالبان حکومت ختم ہو گئی ہے لیکن اس کے باوجود آپریشن کافی عرصہ جاری رہ سکتا ہے-

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 14 دسمبر - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 15 - دسمبر غروب آفتاب: 5-10

☆ اتوار 16 - دسمبر طلوع فجر: 5-34

☆ اتوار 16 - دسمبر طلوع آفتاب: 6.59

پاکستان کے ساڑھے 12 ارب ڈالر کے قرضے ری شیڈیول پیرس کلب نے پاکستانی ساڑھے بارہ ارب ڈالر کے قرضے کو ری شیڈیول کر دیا ہے- پیرس کلب کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قرضہ دینے والے ممالک کے نمائندوں کی ہے- کلب کے رکن ممالک کا اجلاس فرانسیسی دارالحکومت میں ہوا جس میں پاکستان کو یہ ریلیف فراہم کیا گیا- واضح رہے کہ اس سے پہلے متعدد ممالک پاکستان کے قرضوں کے حوالے سے ریلیف فراہم کر چکے ہیں-

پاکستان اور حریت کی بھارتی پارلیمنٹ پر حملے کی مذمت پاکستان اور حریت کانفرنس نے بھارتی پارلیمنٹ پر حملے کی مذمت کی ہے- پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خان نے کہا کہ پاکستانی حکومت کو اس حملے کا سن کر بہت دکھ ہوا اور ہم پرزور انداز میں اس حملے کی مذمت کرتے ہیں- آئی ایس پی آر کے ڈی جی میجر جنرل راشد قریشی نے کہا کہ ہمیں مرنے والوں کے خاندانوں سے ہمدردی ہے- حریت کانفرنس نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس حملے کی مکمل تحقیقات کرائی جائے اور اس حملے کے کرداروں کو سامنے لایا جائے-

انتخابات میں کوئی جماعت پسندیدہ نہیں

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے واضح کیا ہے کہ آئندہ سال اکتوبر میں ہونے والے عام انتخابات میں کوئی بھی سیاسی جماعت حکومت کی پسندیدہ نہیں ہوگی جو جماعت انتخابات میں کامیابی حاصل کرے گی اسے ہی اقتدار منتقل کیا جائے گا- تاہم قومی خزانے کی لوٹ مار میں ملوث بدعنوان سیاستدانوں کا انتخابات میں راستہ روکا جائے گا- حکومت جمہوری قدروں پر مکمل یقین رکھتی ہے- عام انتخابات شفاف ہوں گے- اور بین الاقوامی مبصرین کو ان انتخابات کے انعقاد کے موقع پر دعوت دی جائے گی- وزیر داخلہ اپنے دفتر میں مسلم لیگی رہنماؤں سے بات چیت کر رہے تھے- اس ملاقات میں ملک کی سیاسی صورتحال سمیت افغانستان کے معاملات اور امن وامان سے متعلق امور بھی زیر بحث آئے- وزیر داخلہ نے مسلم لیگی رہنماؤں کو یقین دلایا کہ عام انتخابات شیڈیول کے مطابق ہوں گے-

108 پاکستانی قیدی رہا افغان حکام نے عیدالفطر سے قبل جذبہ خیر سگالی کے تحت طالبان کے ساتھ لڑنے والے 108 پاکستانی قیدیوں کو رہا کر دیا ہے- ننگر ہار کے صوبائی پولیس سربراہ کمانڈر کے ترجمان نے کہا کہ ان پاکستانیوں کو گزشتہ ماہ طالبان کے جانے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا- ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ ننگر ہار کے سربراہ نے پاکستانی قیدیوں کو رہائی کا حکم دیا اور انہیں گھر واپس بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ان قیدیوں کا تعلق صوفی محمد کی تحریک نفاذ شریعت محمدی سے ہے- ان قیدیوں کو پاکستان پہنچنے پر بھی جیل کا سامنا کرنا پڑے گا-

تعلیمی اداروں میں سیاسی ومذہبی سرگرمیاں پر پابندی کا فیصلہ حکومت پنجاب نے مظاہروں، احتجاجی ریلیوں، جلسے اور جلوسوں میں طلبہ تنظیموں کی شرکت کا سختی سے نوٹ لیتے ہوئے تعلیمی اداروں میں سیاسی، مذہبی اور دیگر اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے خلاف ورزی کی مرتکب طلبہ تنظیموں کے خلاف سخت ایکشن بھی لیا جائے گا- جبکہ اس سلسلے میں صوبہ بھر کے ضلعی ناظمین اور ڈی سی اوز کو حکومت کی طرف سے ہدایات موصول ہونا شروع ہو گئی ہیں-

ایشیائی ترقیاتی بنک کا زرعی ترقی کے لئے قرضہ ایشیائی ترقیاتی بنک نے پاکستان کے زرعی سیکٹر کی ترقی کے لئے 350 ملین ڈالر کے قرضے کی منظوری دے دی ہے- بنک کے ذرائع کے مطابق زرعی سیکٹر کے پروگرام کے لئے قرضہ دینے کا مقصد زرعی پیداوار میں اضافہ اور کاشتکاروں کے لئے منافع میں مدد دینا ہے- اس پروگرام کا عرصہ پانچ سال ہے اور جیسے ہی ضروری اقدامات مکمل ہو گئے- 125 ملین ڈالر کی پہلی قسط جاری کر دی جائے گی-

مذہبی جماعتوں کو افراتفری نہیں پھیلانے دینگے وفاقی وزیر برائے مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی نے کہا ہے کہ حکومت دینی مدرسوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے- پی ٹی وی کے پروگرام "نیوز مارننگ" میں گفتگو کرتے ہوئے وفاقی وزیر مذہبی امور نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ درست ہے کہ بعض مدارس کو بیرونی طاقتوں نے ورغلاء کر اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے- ایسے لوگوں اور درسگاہوں کی چھان بین کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ اگر ایسے لوگوں کی نشاندھی ہو گئی تو انہیں سخت سزا کا سامنا کرنا ہوگا- کیونکہ پاکستان دہشت گردی کا سخت مخالف ہے چاہے یہ کسی بھی شکل میں ہو- انہوں نے کہا حکومت دہشت گردی کے خلاف نہایت سخت کارروائی کا تہیہ کئے ہوئے ہے- اس سلسلے میں دینی مدارس اور ایسی متشدد جماعتوں کے اراکین پر بھی گہری نظر رکھی جا رہی ہے جو گاہے بگاہے ملک میں نقص امن کا سبب بنتے ہیں- انہوں نے کہا کہ کسی جماعت یا مذہبی ادارے کو دین یا سیاست میں بدامنی اور فساد پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی- بلکہ فساد اور افراتفری اور انتشار پھیلانے والوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا-

ایٹمی سائنسدانوں سے میرا کوئی تعلق نہیں

وفاقی وزیر سائنس وٹیکنالوجی ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے کہا ہے کہ گرفتار ایٹمی سائنسدان بشیر الدین اور عبدالمجید کے معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا- لاہور میں ایک تقریب میں سوالوں کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پی ٹی سی ایل اتھارٹی سوچ سمجھ کر ہی نرخوں میں اضافہ کرے گی-

جیل میں بند لوگ خود کو بے گناہ قرار دیتے ہیں گورنر پنجاب نے کوٹ لکھپت جیل میں لاوارث نادار اور معمولی نوعیت کے جرائم میں بند قیدیوں کی رہائی کے موقع پر جیل کا تفصیلی معائنہ کیا- اس دوران انہوں نے قیدیوں کا بھی جائزہ لیا اور کہا کہ جیل میں بند لوگ خود کو بے گناہ قرار دیتے ہیں- الزامات مخالف پر تھوپ دیتے ہیں معاشرے میں صبر و برداشت ختم ہو گئی ہے-

القاعدہ کے کچھ ارکان گرفتار کئے ہیں - پاکستان

آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل راشد قریشی نے پاک افغان سرحد عبور کرتے ہوئے القاعدہ کے بعض اراکین کی گرفتاری کی تصدیق کی ہے-

اعلان تعطیل

حکومت نے عیدالفطر کے موقع پر 17 تا 19 دسمبر کی تعطیلات کا اعلان کیا ہے- اس لئے ان ایام میں الفضل شائع نہیں ہوگا- احباب اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں-

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ- فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

کار کرایہ پر حاصل کریں
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے کار کرایہ پر حاصل کریں- رابطہ: گوگی سٹوڈیو ریلوے روڈ ربوہ فون 213016`211234
نثار احمد کاہلوں دارالیمن غربی ربوہ فون 214217

خوشخبری
ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام
بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں
نرول سوپ بھی دستیاب ہے
رابطہ: سمیع اللہ باجوہ نزد رؤف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
ربوہ میں بڑا مرکز ہومیوپیتھی
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61